© rasailojaraid.com

خلوص نیت کے ساتھ ایک شراب خانے یا ناچ گھر میں ملازمت کرتا ہے اور پوری توجہ و محنت سے اپنی ذمہ داری ادا کرتا ہے تو خلوص نیت کے باوجود اور محنت و دیانت کے باوجود چونکہ شراب کا بنانا' فروخت کرنا' پیش کرنا ہر چیز حرام ہے' اس بنا پر یہ ملازمت حلال نہیں کہی جائے گی۔ لیکن ایک شخص اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ کو ہلاکت سے بچانے کے لیے جگہ جگہ روزگار تلاش کرتا ہے اور باوجود کوشش کے سوائے ایک سودی کاروبار کے اسے کوئی اور جگہ ملازمت نہیں ملتی تو ایسی صورت میں کیا شریعت کو اس بات سے خوشی ہو گی کہ وہ ہلاک ہو جائے؟ ظاہر ہے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی زندگی بچانے کے لیے اگر وہ ایک سودی کاروبار میں ملازمت کرے گا تو سود اور اس کے متعلقات کے حرام ہونے کے باوجود اس کا ایسا کرنا اضطرار یا ناگزیر ضرورت کی تعریف میں آئے گا۔ جب تک اسے کوئی حلال ذریعہ نہ ملے اس کا ایسا کرنا بہ ظاہر گناہ کا باعث نہیں بنے گا۔

گو بعض علما خاندانی منصوبہ بندی کو درست سمجھتے ہیں مگر امت مسلمہ کے علما کی اکثریت اسے مقاصد شریعت سے متصادم سمجھتی ہے۔ اس لیے ایک ایسے ذریعہ معاش کی موجودگی میں جو شبہ سے خالی ہو' ایسے ذریعے کا اختیار کرنا جو مشتبہ ہو' کوئی عقلی رویہ نہیں۔ اگر این جی اوز کی کارکردگی کا مطالعہ مقصود ہے تو یہ صرف خاندانی منصوبہ بندی کے اداروں میں ملازمت کر کے نہیں کیا جا سکتا' اس کے لیے اور بہت سے ادارے موجود ہیں۔

آپ کو علم ہے کہ ایک مسلم ریاست کی ذمہ داریوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اپنی حدود میں نظام صلوٰۃ' نظام زکوٰۃ اور نظام امربالمعروف کو نافذ کرے اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے تمام منکرات کو قانون و اختیارات کے ذریعے ختم کرے۔ خاندانی منصوبہ بندی ایک منفی اور تخریبی سرگرمی ہے' اس پر امت مسلمہ کے وسائل کا استعمال امانت کے خلاف ایک عمل ہے۔ اس لیے اگر کسی کے پاس ملازمت کے سلسلے میں انتخاب کی آزادی ہو تو بہتر ہے کہ ایسے مشتبہ کاموں سے بچا جائے۔ اگر وہاں کام کرنے کا مقصد این جی او کے طریق کار کو سمجھنا ہے تو یہ کسی دوسرے این جی او کے ساتھ کام کر کے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ان افراد کا جو ذہنی طور پر تحریک اسلامی سے وابستہ ہوں' ایسے اداروں میں کام اگر اضطراری طور پر ہے تو سمجھ میں آتا ہے' اگر اپنی پسند اور انتخاب سے ایسا کیا ہے تو ہر لحاظ سے نامناسب ہے۔ اس سلسلے میں اہل خانہ کا بھی فرض ہے کہ وہ حکمت و محبت سے سربراہ خاندان کو اسلامی نقطہ نظر سے آگاہ کریں اور کوشش کریں کہ وہ کوئی اور ذریعہ معاش اختیار کر سکیں۔ اسلامی طور پر نفقہ کی ذمہ داری سربراہ خاندان کی ہے اور زیر کفالت افراد سربراہ خاندان کے کسی عمل کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اس لیے ان کا نفقہ سے استفادہ کرنا حرام نہیں کہا جا سکتا۔ اہل خانہ کو بہر صورت حکمت کے ساتھ امربالمعروف کرتے رہنا چاہیے۔ (پروفیسر ڈاکٹر

© rasailojaraid.com